# آبادی اور منصوبہ بندی

(مؤلفین)

**مقاصدِ تدریس**

- طلبہ کو آبادی میں اضافے کے خطرناک نتائج سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کو آبادی میں توازن رکھنے کی اہمیت بتانا۔
- پاکستان میں بڑھتی ہوئی آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل سے واقفیت دلانا۔

**الفاظ و تراکیب**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ثقافتی | سول سوسائٹی | ہم آہنگ | ماہرِ معاشیات | شرحِ افزائش |
| آگاہی | میڈیا | سبز انقلاب | شرحِ اموات | شعور |

اس وقت دنیا کو جن چیلنجوں اور مسائل کا سامنا ہے ان میں ایک اہم مسئلہ آبادی کا بے تحاشا پھیلاؤ ہے۔ ماہرینِ عمرانیات و معاشیات سر جوڑ کر نئے نئے منصوبے سوچ رہے ہیں تاکہ بے تحاشا بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پایا جا سکے۔ آبادی میں اضافے کی رفتار اٹھارویں صدی عیسوی میں اس وقت تیز ہوئی۔ جب زرعی پیداوار نے ڈرامائی طور پر انسانی آبادی میں اضافے میں مدد کی۔ صنعتی انقلاب نے عالمی سطح پر تجارت کو فروغ دیا اور انسانی صحت کے وسائل میں بہتری نے شرحِ اموات کو کم کیا اور یہ وجوہات انسانی آبادی میں اضافے کا موجب بنیں۔ بیسویں صدی کے وسط میں زرعی پیداوار کے اضافے نے سبز انقلاب برپا کیا۔ جس نے ۱۹۵۰ء اور ۱۹۹۰ء کے درمیان انسانی آبادی کو کم و بیش دوگنا کر دیا۔

دنیا کی آبادی میں جس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کا براہِ راست اثر معیشت اور ماحول پر پڑ رہا ہے اور دنیا میں آبادی اور وسائل کی دستیابی میں عدم توازن کی کیفیت کی وجہ سے پوری دنیا بالعموم اور تیسری دنیا بالخصوص متاثر ہو رہی ہے۔ اس امر میں کوئی بات پوشیدہ نہیں کہ آبادی کو کنٹرول کیے بغیر کوئی ملک یا تہذیب ترقی کر سکے۔ مسلسل بڑھتی ہوئی آبادی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے جبکہ ترقی کی دوڑ میں ۱۴۵ ویں نمبر پر ہے۔ اقوامِ متحدہ کے ترقیاتی ادارہ یو۔این۔ڈی۔پی کی ہیومن ڈویلپمنٹ سالانہ رپورٹ کے مطابق پاکستان شرحِ آمدنی کے لحاظ سے ۱۷۷ ممالک میں سے ۱۳۶ ویں نمبر پر ہے۔ جہاں کل آبادی کا ۷۳٫۶ فی صد حصہ کی یومیہ فی کس آمدنی دو ڈالر سے کم ہے جو ایک لمحہ فکریہ ہے۔ جس کی وجہ سے بے شمار معاشرتی خرابیاں جنم لے رہی ہیں۔ انتہاپسندی، دہشت گردی جرائم کی شرح میں اضافہ، بے روزگاری اور غربت جیسے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

پاکستان میں ۴۵ فیصد آبادی کو صحت کی سہولتیں میسر نہیں۔ ۳۱ فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی نہیں ملتا۔ ایک

کمرے میں اوسطاً چھ افراد رہائش پذیر ہیں جبکہ ۵۰ فیصد آبادی ایک مکان میں رہتی ہے۔۶۴ فیصد افراد ناخواندہ ہیں۔ ملک کی ۳۰ فیصد آبادی غربت کی سطح سے بھی کم درجے کی زندگی بسر کررہی ہے۔اس زبوں حالی کا واحد حل آبادی میں تیزی سے ہونے والے اضافہ کی شرح کو کم کرنا ہے۔

پاکستان کی آبادی جو ۱۹۵۱ء میں تین کروڑ چالیس لاکھ تھی۔ ۲۰۰۱ء کے وسط تک بڑھ کر چودہ کروڑ پچیس لاکھ ہوگئی، نتیجتاً صرف پانچ دہائیوں میں افراد کی تعداد میں اٹھارہ لاکھ سے زیادہ اضافہ پچھلے تیس سالوں میں شرح افزائش میں زیادتی کی وجہ سے ہوا۔ پیدائش میں زیادہ اضافہ جاری رہنے کی صورت میں ۲۰۲۰ء میں پاکستان کی آبادی بائیس کروڑ ہو جائے گی۔ انسانی ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹیں مثلاً کم خواندگی، بچوں کی زیادہ اموات، معاشی ترقی کی شرح میں کمی کے ساتھ اتنی زیادہ آبادی، غربت کم کرنے اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لیے کی جانے والی تمام کوششوں کو بری طرح متاثر کرے گی۔

اگرچہ آبادی کی شرح میں اضافہ پچھلی دہائیوں کی شرح ۳ فیصد سے کم ہوکر ۲.۱ فیصد سالانہ کی سطح پر آچکا ہے تاہم دوسرے ترقی پذیر ممالک کے مقابلہ میں یہ شرح اضافہ اب بھی خطرناک حد تک زیادہ ہے۔

آبادی میں اضافے کا دارومدار تین باتوں پر ہوتا ہے۔

۱۔ شرح پیدائش ۲۔ شرح اموات ۳۔ نقل مکانی

ہمارے ملک میں پہلا عنصر یعنی شرح پیدائش آبادی میں اضافے کی اہم وجہ ہے۔اس کے علاوہ کم عمری کی شادیاں، زیادہ اولاد کی خواہش، تعلیم و شعور کی کمی وغیرہ بھی آبادی میں اضافے کا باعث ہے۔اس ضمن میں دوسرے عنصر شرح اموات کو بھی بڑا دخل حاصل ہے۔ چونکہ ہمارے ملک میں صحت کی سہولیات میں ماضی کے مقابلے میں کافی بہتری آئی ہے جس کی بنیاد پر شرح اموات میں بھی کافی کمی واقع ہوئی ہے جبکہ تیسرا عنصر جو ہمارے ملک میں آبادی کے اضافے کا بڑا موجب ہے وہ ہمسایہ ممالک سے مختلف وجوہات کی بناء پر نقل مکانی کر کے کئی دہائیوں سے یہاں آباد ہونا ہے۔

آبادی اور ترقی کے باہمی تعلقات کو ۱۹۹۴ء میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس برائے آبادی و ترقی (آئی سی پی ڈی) کے آئندہ کے پروگرام میں واضح کیا گیا ہے کہ ہر ملک اپنے وسائل اور آبادی میں اپنی پالیسیوں کے تحت توازن پیدا کرے جو اس کے سماجی، ثقافتی، مذہبی اور سیاسی حقیقتوں سے ہم آہنگ ہو۔ پاکستان نے بھی اس ایکشن پلان پر دستخط کیے ہیں۔

ہمارے ملک میں آبادی پر قابو پانے کے لیے میڈیا، سول سوسائٹی اور اساتذہ کرام اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آبادی پر قابو پانا ایک معاشرتی تعلیم ہے جو معاشرتی تغافل میں مبتلا عوام میں پھیلائی جا سکتی ہے۔ ایک استاد لوگوں کو

معاشرے میں آبادی کے اضافے کے نقصانات سے بخوبی آگاہ کرسکتا ہے۔ وہ عوام میں یہ شعور اور آگہی پیدا کرسکتا ہے کہ آبادی میں اضافے کی صورت میں اُن کی تعلیم، خوراک اور علاج پر زیادہ اور بہتر توجہ نہیں دی جاسکتی جبکہ کم آبادی کی صورت میں وسائل بہتر طور پر اُن کی فلاح و بہبود پر خرچ کر کے زیادہ اچھے نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ مزید برآں استاد ان ثقافتی رکاوٹوں کو لوگوں کے ذہن سے دُور کرسکتا ہے جو اس منصوبے کی راہ میں حائل ہیں۔

قدیم دور میں قبائلی اور گھریلو جھگڑوں کی وجہ سے خاندان کے تحفظ کے لیے زیادہ اولاد درکار ہوتی تھی جو دشمنوں کے خلاف خاندان کا دفاع کرسکیں۔ مگر جدید ترقی یافتہ دور میں اب خاندان کے تحفظ کے لیے زیادہ انسانوں کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ ایک تعلیم یافتہ اور مفید شخص خاندان کے لیے بڑا کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔ وہ خاندان کا سہارا بن سکتا ہے اور تمام خاندان کو ترقی کی راہ پر ڈال سکتا ہے جبکہ دوسری طرف خاندان میں بہت سے بے روزگار یا بیمار افراد خاندان اور معاشرے پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ اساتذہ کرام عوام میں یہ شعور اور آگاہی پیدا کرسکتے ہیں۔ کہ زیادہ بچے پیدا کرنے کی صورت میں ان کی تعلیم، خوراک اور علاج پر زیادہ اور بہتر توجہ نہیں دی جاسکتی۔ جبکہ کم بچے پیدا کرنے کی صورت میں وسائل بہتر طور پر ان پر خرچ کر کے زیادہ اچھے نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔

دنیا کے اکثر اسلامی ممالک نے بڑھتی ہوئی آبادی۔ سے پیدا ہونے والے مسائل کے حل کی طرف خصوصی توجہ دی ہے اور اس پر خاصی حد تک قابو پالیا ہے۔ ان ممالک میں بنگلہ دیش، انڈونیشیا، مصر، ترکی اور ایران وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں تعلیم کو عام کیا گیا۔ بالخصوص خواتین کو پڑھایا گیا۔ یہاں کے علماء اور آئمہ کرام نے بڑھتی ہوئی آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل کے حل میں بڑھ چڑھ کر حکومت کا ہاتھ بٹایا ہے۔

عالمی سطح پر دنیا میں آبادی پر قابو پانے کے لیے ہر سال ۱۶/ جولائی کو ''ورلڈ پاپولیشن ڈے'' منایا جاتا ہے۔ اس دن کو منانے کا مقصد لوگوں میں اس مسئلے کی اہمیت کو اُجاگر کرنا ہے اور یہ دن پاکستان میں بھی منایا جاتا ہے مگر اس کے تاحال خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوسکے ہیں۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ اِس دن کی اہمیت کو دیہی علاقوں تک پہنچایا جائے تاکہ وہاں کے عوام اس دن کے حوالے سے پاکستان میں تیز رفتار اضافہ آبادی کے مضمرات سے آگاہی حاصل کرسکیں۔ آج پاکستان کے شہری و دیہی علاقے بے تحاشا آبادی کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے دس سے پندرہ سال پر نظر دوڑائیں تو پاکستان کے شہری علاقوں میں تل دھرنے کی جگہ نہ ہوگی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں آبادی کی بہبود کے لئے اپنی اپنی سطح پر ان حالات کو بہتر بنانے کے لئے عملی اقدامات اٹھانے ہونگے۔

(اعداد و شمار قومی پالیسی برائے آبادی ۲۰۱۵ء)

# مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) ماہرین معاشیات آبادی میں اضافے سے کیوں پریشان ہیں؟

ب) آبادی میں اضافے کی رفتار میں اٹھارویں صدی عیسوی میں اضافہ کس طرح ہوا؟

ج) آپ کے خیال میں بڑھتی ہوئی آبادی کی روک تھام کیسے ممکن ہے؟

د) آبادی کی روک تھام کے لئے عوام میں شعور کیسے اُجاگر کیا جاسکتا ہے؟

ہ) آبادی میں اضافے کا دارومدار کن باتوں پر ہوتا ہے؟

و) بعض اسلامی ممالک میں آبادی پر کیونکر قابو پایا گیا؟

۲۔ متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) ۱۹۵۱ء میں پاکستان کی آبادی تھی:

(i) تین کروڑ (ii) تین کروڑ بیس لاکھ

(iii) تین کروڑ چالیس لاکھ (iv) تین کروڑ ساٹھ لاکھ

ب) پیدائش میں زیادہ اضافہ جاری رہنے کی صورت میں ۲۰۲۰ء میں پاکستان کی آبادی ہو جائے گی:

(i) دو کروڑ بیس لاکھ (ii) دو کروڑ تیس لاکھ

(iii) دو کروڑ چالیس لاکھ (iv) دو کروڑ پچاس لاکھ

ج) پاکستان میں آبادی میں اضافے کی سب سے بڑی وجہ:

(i) نقل مکانی (ii) شرح پیدائش

(iii) شرح اموات میں کمی (iv) ناخواندگی

د) دنیا میں آبادی کا عالمی دن منایا جاتا ہے:

(i) آٹھ مارچ (ii) دس اپریل

(iii) پانچ جون (iv) سولہ جولائی

ہ) پاکستان میں لوگ غربت کی زندگی گزار رہے ہیں:

(i) ایک تہائی (ii) ایک چوتھائی

(iii) تین چوتھائی (iv) آدھے سے زیادہ

۳۔ متن کے مطابق درست کی نشاندہی ( ✓ ) اور غلط کی ( ✗ ) سے کریں۔

الف) پاکستان کا شمار دنیا کے پسماندہ ممالک میں ہوتا ہے۔

ب) پاکستان میں آبادی کے مقابلے میں وسائل کی کمی ہے۔

ج) صنعتی انقلاب سے زراعت کو فروغ حاصل ہوا۔

د) زرعی پیداوار سے آبادی پر کنٹرول میں مدد ملی۔

ہ) آبادی میں اضافہ ایک عالمی مسئلہ ہے۔

۴۔ متن کے مطابق درست لفظ سے خالی جگہ پُر کریں۔

الف) عالمی سطح پر دنیا کی آبادی میں اضافہ..............صدی میں زرعی پیداوار بڑھنے کی وجہ سے ہوا۔

(سترہویں ۔ اٹھارہویں ۔ انیسویں)

ب) ۱۹۵۰ء اور ۱۹۹۰ء کے درمیان عالمی آبادی کم وبیش .............. ہوگئی۔

(دوگنی۔ تین گنا۔ چار گنا)

ج) ۲۰۰۱ء کے وسط میں پاکستان کی آبادی تقریباً..............تھی۔

(ایک کروڑ چالیس لاکھ۔ چودہ کروڑ پچیس لاکھ ۔ ایک کروڑ بیالیس لاکھ)

د) آبادی میں اضافے کا دارومدار..............عناصر پر ہوتا ہے۔

(دو ۔ تین ۔ چار)

ہ) جہاں ہر وقت.............. بلاک رہتی ہے۔

(سڑک ۔ گلی ۔ شاہراہ)

۵۔ آبادی میں اضافے کے نتائج سے لوگوں میں شعور اُجاگر کرنے کے لیے طلبہ کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

۶۔ آبادی میں اضافے اور وسائل کے درمیان کیا تعلق ہے؟

۷۔ پاکستان میں شرح آبادی میں اضافہ کی مختلف وجوہات بیان کریں۔

## سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام منصوبہ بندی کے موضوع پر طلبہ سے مضمون تحریر کروائیں۔
۲۔ اساتذہ کرام طلبہ سے اخبارات و رسائل میں کوئی کہانی یا خط بنام مدیر لکھوائیں۔
۳۔ اساتذہ کرام 'منصوبہ بندی' کے موضوع پر طلبہ کے درمیان مکالمہ/ مناظرہ/ مباحثہ کروائیں۔ ساتھ ہی انھیں مکالمے/ مباحثے/ مناظرے کے آداب سے آگاہ کریں۔

## اشاراتِ سبق

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو آبادی میں اضافے سے پیدا ہونے والے مسائل سے آگاہ کریں۔
۲۔ طلبہ کو پاکستان کی آبادی اور وسائل کسی دوسرے ترقی یافتہ ملک کی آبادی/ وسائل سے موازنہ کر کے بتائیں۔